بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسلمان سے قادیانی ہونے والے شخص سے تعلقات رکھنا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر کوئی مسلمان قادیانی ہو جائے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟ باقی مسلمان اس کے ساتھ تعلق رکھ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب

قادیانی یعنی مرزائی، مرزا غلام احمد قادیانی، کذاب کو نبی ماننے اور اس طرح کے کئی کفریہ عقائد کی وجہ سے کافر و مرتد ہیں، اگر کوئی مسلمان معاذ اللہ قادیانی ہو جائے، تو وہ مرتد ہے، اس پر فرض ہو گا کہ فوراً توبہ و استغفار اور تجدید ایمان کرے۔ جب تک وہ دوبارہ مسلمان نہ ہو جائے، اس وقت تک باقی سب مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس سے ہر طرح کے تعلقات مثلاً اس کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا، اس کی غمی خوشی میں جانا، یا اس کو اپنے ہاں بلانا ختم کر دیں، اگرچہ وہ اپنا باپ، بیٹا، بھائی، ماں، بہن یا قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔

مسلمانوں میں سے جو شخص مرتد کے ساتھ رشتہ جوڑے یا ان کی شادی غمی میں شرکت کرے یا اس کے علاوہ کسی بھی قسم کے تعلقات رکھے، اگر وہ انہیں مسلمان سمجھ کر تعلق رکھتا ہے تو خود کافر و مرتد ہے، اس کا بھی وہی حکم ہے جو ان کا ہے، اور اگر ان کو کافر و مرتد ہی سمجھ کر تعلق رکھتا ہے تو سخت فاسق و گناہ گار ہے، اس پر مرتدوں سے کنارہ کش ہونا اور توبہ کرنا لازم ہے، اگر وہ توبہ نہ کرے تو بقیہ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اس کے ساتھ کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا اور ہر قسم کے تعلقات ختم کر دیں، جب تک کہ وہ ان مرتدوں سے الگ نہ ہو جائے۔

مرتد اگر اسی حالت ارتداد میں بغیر توبہ و تجدید ایمان کے مر جائے تو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے، بلکہ اس کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر بغیر غسل دیے تنگ گڑھا کھود کر مردار کی طرح اس میں پھینک دیا جائے۔

سیدی اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: "قادیانی مرتدین ہیں، ان کی بات پر کان لگانا، جائز نہیں۔" (فتاوی رضویہ، ج 8، ص 123، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: "مرزائی مرتد ہیں"۔ (فتاوی رضویہ، ج 11، ص 508، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

سیدی اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن مرزا غلام احمد قادیانی کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں: ”کلمات کفر اس کی تصانیف میں برساتی حشرات کی طرح ابلے گہلے پھر رہے ہیں، انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہینیں، عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالیاں، ان کی ماں طیبہ طاہرہ پر طعن، اور یہ کہنا کہ یہودی کے جو اعتراض عیسیٰ اور ان کی ماں پر ہیں، ان کا جواب نہیں اور یہ کہ نبوت عیسی پر کوئی دلیل قائم نہیں، بلکہ عدم نبوت پر دلیل قائم ہے، یہ ماننا کہ قرآن نے ان کو انبیاء میں گنا ہے اور پھر صاف کہہ دینا کہ وہ نبی نہیں ہوسکتے، معجزات عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے صراحۃً انکار، اور یہ کہنا کہ وہ مسمریزم سے یہ کچھ کیا کرتے تھے، اور یہ کہ میں ان باتوں کو مکروہ نہ جانتا تو آج عیسیٰ سے کم نہ ہوتا، تو وہ روشن معجزے جن کو قرآن مجید آیات بینات فرمارہا ہے، یہ ان کو مسمریزم و مکروہ مانتا ہے، اپنے آپ کو اگلے انبیاء سے افضل بتانا اور یہ کہنا کہ ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو، اس سے بہتر غلام احمد ہے، اور یہ کہنا کہ اگلے چار سو انبیاء کی پیشگوئی غلط ہوئی اور وہ جھوٹے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اپنے آپ کو نبی کہنا، اپنی طرف وحی الٰہی کا ادعا کرنا، اپنی بنائی ہوئی کتاب کو کلام الٰہی کہنا، اور یہ کہ آیۂ کریمہ ”مبشرا برسول یأتی من بعدی اسمه احمد“ سے میں مراد ہوں، اور یہ کہ مجھ پر اترا ہے ”إنا أنزلناه بالقادیان وبالحق نزل۔“ (فتاوی رضویہ، ج 14، ص 279، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

کسی مومن کی یہ شان نہیں کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے دشمن کے ساتھ کوئی تعلق رکھے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَوْ كَانُوْۤا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓىٕكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَ اَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَ یُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓىٕكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: ”تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی، اگرچہ وہ اُن کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں، یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرمادیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی اور انہیں باغوں میں لے جائے گا، جن کے نیچے نہریں بہیں، ان میں ہمیشہ رہیں، اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی، یہ اللہ کی جماعت ہے، سنتا ہے اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے۔“ (پارہ: 28، سورۃ المجادلۃ 58، 59، آیت: 22)

مرتد ظالم ہیں اور ظالموں کے ساتھ بیٹھنے کی ہرگز اجازت نہیں ہے، قرآن مجید، فرقان حمید میں ہے: ﴿وَ اِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ﴾ ترجمۂ کنزلایمان: ”جو کہیں تجھے شیطان بھلاوے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔“ (پارہ: 7، سورۃ الانعام: 6، آیت: 68)

احادیث مبارک میں بھی اللہ عزوجل اور اس کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں سے دور رہنے کا حکم ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”إیاکم وإیاهم لا یضلونکم ولا یفتنونکم“۔ ان سے الگ رہو، انہیں اپنے سے دور رکھو کہیں، وہ تمہیں بہکا نہ دیں اور تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔ (صحیح المسلم ج 1، ص 10، مطبوعہ کراچی)

حتی کہ ان کی عیادت کرنا، ان کے جنازوں میں شرکت کرنا اوران کو سلام کرنا بھی منع ہے، حدیث میں ارشاد فرمایا: ”إن مرضوا فلا تعودوھم وإن ماتوا فلا تشھدوھم وان لقیتموھم فلا تسلموا علیھم۔“ اگر وہ بیمار ہوجائیں تو ان کی عیادت نہ کرو، اگر مرجائیں تو ان کے جنازے میں حاضر نہ ہو اور اگر تمہاری ان سے ملاقات ہو تو انہیں سلام نہ کرو۔ (سنن ابن ماجہ، ص 10، مطبوعہ کراچی)

مراقی الفلاح میں مرتد کے احکام کے بارے میں ہے: ”وفیه إشارة إلی أن المرتد لا یمکن منه أحد لغسله، لأنه لا ملة له، فیلقی کجیفة کلب فی حفرة۔“ یعنی اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مرتد کو غسل کے لیے کسی کو نہ دے، اس لیے کہ اس سے کوئی رشتہ و تعلق نہیں تو کتے کی طرح کسی گڑھے میں ڈال دیا جائے۔ (مراقی الفلاح مع الطحطاوی، ص 601، مطبوعہ، کراچی)

سیدی اعلی حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ”مرتد وہ کہ معاذاللہ بعد اسلام کافر ہوا، یا باوصف دعوئ اسلام عقائد کفر رکھے، جیسے آج کل نیچری، مرتد کے لیے تو اصلا نہ غسل، نہ کفن، نہ دفن، نہ مسلمان کے ہاتھ سے کسی کافر کو دیا جائے، اگرچہ وہ اسی کے مذہب کا ہو، اگرچہ اس کا باپ یا بیٹا ہو، بلکہ اس کا علاج وہی مردار کتے کی طرح دبا دینا ہے۔“ (فتاوی رضویہ، ج 9، ص 391، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

سیدی اعلی حضرت علیہ الرحمۃ مرتدوں کے ساتھ تعلقات رکھنے والوں کے بارے میں فرماتے ہیں: ”ان کے پاس بیٹھنے والا اگر ان کو مسلمان سمجھ کر ان کے پاس بیٹھتا ہے یا ان کے کفر میں شک رکھتا ہے اور وہ ان کے اقوال سے مطلع ہے تو بلاشبہہ خود کافر ہے، فتاوی بزازیہ و مجمع الانہر و درمختار وغیرہا میں ہے: ”من شک فی عذابه وکفره فقد کفر“، یعنی جس نے ان کے عذاب اور کفر میں شک کیا، تو بلاشبہ وہ بھی کافر ہوگیا۔

اور اگر ان کو یقینا کافر جانتا ہے، اور پھر ان سے میل جول رکھتا ہے، تو اگرچہ اس قدر سے کافر نہ ہوگا، مگر فاسق ضرور ہے۔“ (فتاوی رضویہ، ج 21، ص 278، 279، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد نوید چشتی عطاری مدنی

فتوی نمبر: PIN-7001

تاریخ اجراء: 29 ذوالقعدۃ الحرام 1443ھ/29 جون 2022ء